مسبوق کے مسائل

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

مسئلہ: کیا مسبوق ثنا پڑھے گا؟

جواب: جی ہاں، مسبوق ثنا پڑھے گا۔ اگر سمجھتا ہے کہ ثنا پڑھنے سے سورت فاتحہ کی قرأت رہ سکتی ہے، تو ثنا کو ترک کر دے اور تعوذ پڑھ کر سورت فاتحہ کی قرأت شروع کر دے، کیونکہ ثنا پڑھنا مستحب ہے اور سورت فاتحہ کی قرأت فرض ہے۔ اس میں سری یا جہری نمازوں میں فرق نہیں۔

مسئلہ: کیا مدرک رکوع رکعت شمار کرے گا؟

جواب: مسبوق رکوع میں شامل ہوا، تو رکعت شمار کرے گا یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ راجح یہ ہے کہ رکعت شمار نہیں کرے گا، کیونکہ اس پر فاتحہ کی قرأت واجب تھی، جو اس سے رہ گئی، لہٰذا کھڑے ہو کر وہ رکعت ادا کرے گا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا .

''جماعت کا جتنا حصہ پالیں، وہ ادا کرلیں اور جو رہ جائے، اسے مکمل کرلیں۔''

(صحیح البخاري: 636، صحیح مسلم: 602)

❁ راوی حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

لَا يُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ .

''آپ کی وہی رکعت شمار ہو گی، جس میں شامل ہوتے وقت آپ امام کو قیام میں پائیں، یعنی رکوع سے پہلے۔''

(جزء القراءة للبخاري : 94، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ:

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا، وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا، وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

''جب آپ نماز کے لیے جائیں اور ہم سجدے میں ہوں، تو (ہمارے ساتھ) آپ بھی سجدہ کریں، مگر اس رکعت کو شمار نہ کریں، البتہ جس نے رکوع پالیا، اس نے نماز (رکعت) پالی۔''

(سنن أبي داود : 893، سنن الدّارقطني :347/1، المستدرك للحاكم :216/1)

سند ضعیف ہے۔ یحییٰ بن ابی سلیمان ضعیف ہے۔ اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔ (الکامل لابن عدی:۸۲/۹، وسندہ حسن)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا كَافٍ فِي جَرْحِهٖ مِنْ مِثْلِ الْبُخَارِيِّ.

''امام بخاری رحمہ اللہ جیسے رفیع الشان امام کی طرف سے ایسی جرح، اس کے مجروح ہونے کے لیے کافی ہے۔''

(اتّحاف المَهَرة : 640/14)

❀ امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ يُكْتَبُ حَدِيثُهٗ .

''یہ غیر قوی اور مضطرب الحدیث راوی ہے، اس کی حدیث (متابعات وشواہد میں) لکھی جائے گی۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 155/9)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''لین الحدیث'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 7565)

یحییٰ بن ابی سلیمان کا ضعف ہی راجح ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صُلْبَهٗ .

''جو امام کے اُٹھنے سے پہلے پہلے رکوع میں شامل ہو گیا، اس نے نماز (رکعت) کو پالیا۔''

(صحيح ابن خزيمة : 1595، سنن الدّارقطني :346/1)

سند ضعیف و منکر ہے۔ قرہ بن عبدالرحمٰن جمہور کے نزدیک ضعیف و منکر الحدیث ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ اخْتُلِفَ فِيهِ .　　''یہ ضعیف اور مختلف فیہ راوی ہے۔''

(التّلخيص :407/1)

❁ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ : زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ .

''وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھا رہے تھے اور) رکوع میں تھے، تو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کر لیا، پھر یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کی، تو فرمایا: اللہ آپ کے شوق کو بڑھائے، آئندہ ایسا نہ کرنا۔''

(صحيح البخاري : 783)

اس میں یہ ذکر نہیں کہ انہوں نے کھڑے ہو کر رکعت ادا نہیں کی تھی۔ لہٰذا مدرک رکوع کی رکعت پر یہ دلیل نہیں بن سکتی، کیونکہ اس میں اجمال ہے۔ جبکہ دیگر احادیث میں مقتدی پر، خواہ وہ موافق ہو یا مسبوق، سورت فاتحہ کی قرأت واجب قرار دی گئی ہے۔ اس حدیث میں اتنا ہے کہ صف میں ملنے سے پہلے نماز میں داخل نہیں ہو سکتے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

إِذَا جِئْتَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ، فَوَضَعْتَ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَقَدْ أَدْرَكْتَ .

''جب آپ نماز کے لیے آئیں، امام رکوع میں ہو اور امام کے سر اُٹھانے سے پہلے پہلے آپ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیں (یعنی رکوع میں شامل ہو جائیں) تو آپ نے رکعت کو پا لیا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :243/1)

سند ضعیف ہے، حفص بن غیاث اور ابن جریج کا عنعنہ ہے۔

مسئلہ: امام کو قیام کے علاوہ کسی بھی حالت میں ملا، کیا ثناء پڑھے گا یا اللہ اکبر کہہ کر امام

کے ساتھ مل جائے گا؟

جواب: قیام کے علاوہ جس حالت میں امام کو پائے گا، اس کے ساتھ شامل ہو جائے گا، ہاتھ نہیں باندھے گا اور نہ ثناء پڑھے گا، کیونکہ یہ دونوں کا محل نہیں ہے، بلکہ اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کرے گا اور اس حالت میں چلا جائے گا، جس میں امام ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا .

''جماعت کا جتنا حصہ پالیں، وہ ادا کرلیں اور جو رہ جائے، اسے مکمل کرلیں۔''

(صحيح البخاري : 636، صحيح مسلم : 602)

❁ اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اُسْتُدِلَّ بِهِ أَيْضًا عَلَى اسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ مَعَ الْإِمَامِ فِي أَيِّ حَالَةٍ وُجِدَ عَلَيْهَا .

''اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ امام جس بھی حالت میں ہو، مقتدی کا اس کے ساتھ شامل ہونا مستحب ہے۔''

(فتح الباري : 118/2)

❁ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ سَمِعَ خَفْقَ نَعْلِي وَهُوَ سَاجِدٌ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ : مَنْ هٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ خَفْقَ نَعْلِهِ؟ قَالَ : أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : فَمَا صَنَعْتَ؟ قَالَ : وَجَدْتُكَ سَاجِدًا فَسَجَدْتُ، فَقَالَ : هٰكَذَا فَاصْنَعُوا وَلَا تَعْتَدُّوا بِهَا، مَنْ وَجَدَنِي رَاكِعًا، أَوْ قَائِمًا،

أَوْ سَاجِدًا، فَلْيَكُنْ مَعِي عَلٰى حَالِي الَّتِي أَنَا عَلَيْهَا .

''آپ ﷺ کو میرے جوتوں کی آہٹ سنائی دی، آپ سجدہ میں تھے، جب نماز سے فارغ ہوئے، تو فرمایا: مجھے کس کے جوتوں کی آہٹ سنائی دی؟ راوی کہتے ہیں: اللہ کے رسول! میرے جوتوں کی۔ فرمایا: آپ نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے آپ کو سجدہ میں پایا، تو میں بھی سجدہ میں شامل ہو گیا۔ فرمایا: ایسا ہی کیا کریں، مگر اس سجدہ کو شمار نہ کریں، جو مجھے رکوع، قیام یا سجدہ کی حالت میں پائے، تو وہ اسی حالت میں میرے ساتھ شامل ہو جائے، جس میں میں ہوں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :284/1، وسندهٗ صحيحٌ)

مسئلہ: امام کو تشہد کی حالت میں ملا، تو کیا اس نے جماعت پالی ہے؟

جواب: جی ہاں۔ حالت تشہد میں امام کے ساتھ ملا، تو اسے جماعت مل گئی ہے۔ البتہ نماز جمعہ میں کم از کم ایک رکعت امام کے پڑھنا ضروری ہے، اگر تشہد میں امام سے ملا، تو وہ جمعہ کی نیت کو ظہر میں بدل دے گا اور چار رکعت ظہر ادا کرے گا۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا .

''جماعت کا جتنا حصہ پالیں، وہ ادا کرلیں اور جو رہ جائے، اسے مکمل کرلیں۔''

(صحيح البخاري : 636، صحيح مسلم : 602)

❀ اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اُسْتُدِلَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَلٰى حُصُولِ فَضِيلَةِ الْجَمَاعَةِ بِإِدْرَاكِ جُزْءٍ مِّنَ الصَّلَاةِ .

''اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ نماز کا کچھ حصہ بھی پا لینے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔''

(فتح الباري : 2/118)

مسئلہ: امام کے ساتھ جو رکعت پائی، وہ پہلی ہے یا آخری ہے؟

جواب: وہ مسبوق کی پہلی رکعت ہوگی اور اسی ترتیب سے وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا .

''جماعت کا جتنا حصہ پالیں، وہ ادا کر لیں اور جو رہ جائے، اسے مکمل کر لیں۔''

(صحيح البخاري : 636، صحيح مسلم : 602)

یہ حدیث دلیل ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی گئی نماز پہلی شمار ہوگی، کیونکہ کسی چیز کو مکمل آخر سے کیا جاتا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوْضَحُ دَلِيلٍ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهٗ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَشَهَّدَ فِي آخِرِ صَلَاتِهٖ عَلٰى كُلِّ حَالٍ فَلَوْ كَانَ مَا يُدْرِكُهٗ مَعَ الْإِمَامِ آخِرًا لَهٗ لَمَا احْتَاجَ إِلٰى إِعَادَةِ التَّشَهُّدِ .

''اس پر سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ مسبوق پر ہر حال میں آخر میں تشہد کرنا واجب ہے، لہٰذا جتنا حصہ اس نے امام کے ساتھ پایا، اگر وہ آخری حصہ ہوتا، تو اسے (آخر میں) دوبارہ تشہد کرنے کی ضرورت نہ تھی۔''

(فتح الباري : 2/119)

مسئلہ: مسبوق امام کے ایک سلام پھیرنے کے بعد اُٹھے گا یا دونوں طرف؟

جواب: امام کے ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد اُٹھ سکتا ہے، بہتر ہے کہ دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد اُٹھے، کیونکہ نماز سے نکلنے کے لیے دائیں طرف سلام پھیرنا بالا جماع کافی ہے، دوسرا سلام مستحب ہے۔ لہٰذا جب امام نے ایک طرف سلام پھیرا، تو وہ نماز سے نکل گیا، اس لیے مسبوق بھی اُٹھ سکتا ہے، البتہ امام کی اقتدا کرتے ہوئے دوسرے سلام تک انتظار کر لے، تو بہتر ہے۔

❀ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ، فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا .

''عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صحابہ کو نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بقیہ نماز کے لیے) کھڑے ہوئے، میں بھی کھڑا ہوا، ہم نے ایک رکعت ادا کی، جو ہم سے چھوٹ گئی تھی۔''

(صحيح مسلم : 274)

❀ اس حدیث کے شرح میں حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمَسْبُوقَ إِنَّمَا يُفَارِقُ الْإِمَامَ بَعْدَ سَلَامِ الْإِمَامِ .

''امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق اس سے جدا ہو جاتا ہے۔''

(شرح النووي : 173/3)

مسئلہ: امام بھول گیا، سجدہ سہو کیا، کیا مسبوق بھی کرے گا؟

جواب: جی ہاں، امام کی اقتدا میں سجدہ سہو کرے گا۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ .

''امام اس لیے بنایا جاتا ہے، تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔''

(صحيح البخاري : 688، صحيح مسلم : 412)

مسئلہ: امام دو رکعتوں سے اُٹھ کر رفع الیدین کرتا ہے، کیا مسبوق بھی کرے گا؟

جواب: مسبوق اپنی تیسری رکعت کے لیے اُٹھتے وقت رفع الیدین کرے گا، نہ کہ امام کی تیسری رکعت سے اُٹھتے وقت۔

❁ نافع مولیٰ ابن عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ ...... إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دو رکعت کے بعد (تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے، تو رفع الیدین کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عمل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 739)

اس کے علاوہ بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ دو رکعت سے اُٹھتے وقت رفع الیدین کرنا چاہیے، یہ ضابطہ ہے۔ لہٰذا جب مسبوق کی تیسری رکعت ہوگی، تو وہ رفع الیدین کرے گا، نہ کہ جب امام کی تیسری ہوگی۔ یاد رہے کہ ہر اس قول و فعل میں امام کی اقتدا ہے، جس پر نص وارد ہو جائے، مثال کے طور پر جب تک امام ایک حالت سے دوسرے میں داخل نہ ہو، اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ دوسری بات کہ رفع الیدین میں امام سے پہل ہو سکتی ہے،

مثلاً امام سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑا ہو، تو مقتدی قومہ میں امام سے پہلے رفع الیدین کر سکتا ہے، البتہ رکوع سے سر اسی وقت اُٹھائے گا، جب امام سر اُٹھالے۔ اسی طرح دو رکعتوں کے بعد والا رفع الیدین ہے۔ لاحق امام سے پہلے کھڑا نہیں ہو سکتا، امام کھڑا ہو جائے، تب کھڑا ہو گا، مگر رفع الیدین امام سے پہلے کر سکتا ہے۔ اسی طرح مسبوق کا تیسری رکعت کے لیے رفع الیدین کا معاملہ ہے۔ مطلب کہ اس رفع الیدین میں امام کی اقتدا نہیں، کیونکہ رفع الیدین دو رکعتوں کے بعد ہے، جبکہ مسبوق نے ابھی دو رکعتیں ادا ہی نہیں کیں، لہٰذا وہ امام کے ساتھ رفع الیدین نہیں کرے گا، بلکہ جب اس کی اپنی دو رکعتیں ہو جائیں گی، تو رفع الیدین کرے گا، خواہ امام کی اس وقت چوتھی رکعت ہو۔

مسئلہ: کیا مسبوق، امام کا آخری تشہد عبدہ ورسولہ تک پڑھے گا یا زائد بھی پڑھ سکتا ہے؟

جواب: دونوں طرح درست ہے، عبدہ ورسولہ تک بھی پڑھ سکتا ہے اور اس سے زائد بھی پڑھ سکتا ہے۔ جس طرح لاحق پہلا تشہد عبدہ ورسولہ تک بھی پڑھ سکتا ہے اور مکمل تشہد بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ: مسبوق قعدہ اولیٰ میں جوں ہی ملا، امام کھڑا ہو گیا، تو کیا وہ التحیات مکمل کر کے اُٹھے گا یا امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا؟

جواب: امام کی اقتدا میں کھڑا ہو جائے گا، کیونکہ وہ امام کے تابع ہے، اسی طرح اگر آخری تشہد میں ملا، تو تشہد مکمل ہونے سے پہلے ہی امام نے سلام پھیر دیا، تو کھڑا ہو جائے گا اور بقیہ نماز مکمل کرے گا۔ اس پر یہ تشہد پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ: مسبوق، امام کی ایک رکعت گزر جانے کے بعد شامل ہوا اور امام کو سہو ہوا اور اس نے چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھا دیں، اب مسبوق کی چار رکعتیں ہو گئیں، امام کے

سلام پھیرنے کے ساتھ وہ بھی سلام پھیر دے گا یا کھڑا ہو کر ایک رکعت ادا کرے گا؟

جواب: امام کے ساتھ سلام پھیر دے گا، کیونکہ اس کی چار رکعت مکمل ہو گئیں۔ امام کی بھول میں اس کی اقتدا درست ہے۔

مسئلہ: امام بھول کر پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا، تو کیا پانچویں رکعت میں ملنے والے مسبوق کی اقتدا درست ہے؟

جواب: جی ہاں، درست ہے، مسبوق وہ رکعت شمار کرے گا۔

مسئلہ: امام بھول کر آخری قعدہ کے بعد کھڑا ہو گیا، کیا مسبوق بھی کھڑا ہو گا؟

جواب: جی ہاں، مسبوق امام کے تابع ہے، لہٰذا وہ بھی امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا۔ جب تک امام سلام نہیں پھیرتا، مسبوق اس کی اقتدا سے نہیں نکل سکتا۔

مسئلہ: امام بھول گیا، سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا، کیا مسبوق بھی سجدہ سہو کرے گا؟

جواب: جی ہاں، مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا، چاہے امام کے سہو کے وقت وہ اقتدا میں تھا، یا نہیں تھا۔

مسئلہ: مسبوق نماز میں شامل ہوا، وضو ٹوٹ گیا، وضو کیا، اس دوران جماعت مکمل ہو گئی، کیا کرے گا؟

جواب: اگر اس دوران کلام نہیں کیا، تو جہاں سے چھوڑی تھی، وہاں سے شروع کر دے گا اور اگر درمیان میں کلام کیا، تو نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

مسئلہ: امام آخری تشہد میں ہے، مسبوق نے تکبیر تحریمہ کہی، قعدہ میں بیٹھنے سے پہلے ہی امام نے سلام پھیر دیا، کیا اقتدا ہو گئی؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اگر تکبیر تحریمہ کہہ دی، تو اقتدا ہو گئی۔

مسئلہ: مسبوق اگر امام کے ساتھ بھول کر سلام پھیر دے، تو کیا کرے؟

جواب: مسبوق اگر امام کے ساتھ بھول کر سلام پھیر دے، تو یاد آنے پر نماز مکمل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے گا۔ اگر مسبوق جان بوجھ کر سلام پھیر دے، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق بقیہ نماز پڑھ رہا تھا، تو ایک شخص آ کر اس کی اقتدا میں کھڑا ہو گیا، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: ایسا کرنا جائز ہے۔ مسبوق امامت کی نیت کر لے گا۔ یہ کہنا کہ مسبوق واجب الانفراد ہوتا ہے، امام نہیں بن سکتا، درست نہیں۔

مسئلہ: اگر مسبوق اپنی فوت شدہ رکعات بھول جائے، تو کیا کرے؟

جواب: عام بھولنے والے کی طرح کوشش کر کے یقین پر بنیاد ڈالے گا۔

مسئلہ: کیا مسبوق جہری نمازوں کی فوت شدہ رکعت میں جہر کر سکتا ہے؟

جواب: مسبوق اس صورت میں منفرد کے حکم میں ہے۔ منفرد فرائض و نوافل میں جہر کر سکتا ہے۔

مسئلہ: مغرب کی نماز کی دو رکعت چھوٹ گئیں، انہیں کیسے ادا کرے گا؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت پڑھ کر تشہد کے لیے بیٹھے گا، پھر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گا۔

مسئلہ: مسافر امام کے پیچھے مسبوق مقیم نماز کیسے پوری کرے گا؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد بالترتیب جتنی رکعات باقی رہ گئیں، انہیں ادا کرے گا۔ یاد رہے کہ فرائض و سنن کی آخری دو رکعتوں میں بھی فاتحہ کے بعد قرأت کی جا

سکتی ہے۔

مسئلہ: وتر میں آخری رکعت میں شامل ہوا، تو کیا کرے گا؟

جواب: مسبوق نماز وتر میں شامل ہوا، امام کی آخری رکعت تھی، اس میں اس نے قنوت کی، مسبوق بھی امام کے ساتھ قنوت کرے گا، امام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ نماز ادا کرے گا اور اپنی آخری رکعت میں دوبارہ قنوت کرے گا۔

مسئلہ: عید کی دوسری رکعت میں ملا، امام دوسری رکعت میں پانچ زائد تکبیرات کہے گا، مسبوق کیا کرے گا؟

جواب: چونکہ مسبوق کی وہ پہلی رکعت ہے، اس لیے وہ پانچ کی بجائے سات تکبیرات کہے گا اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہے گا۔

فائدہ:

نماز جنازہ میں مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ نماز ادا کرے گا۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا .

''جماعت کا جتنا حصہ پالیں، وہ ادا کرلیں اور جو رہ جائے، اسے مکمل کرلیں۔''

(صحيح البخاري : 636، صحيح مسلم : 602)

حدیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀